

لفظ "بطیخ" کا تحقیقی جائزہ: طب اور احادیث نبوی کی روشنی میں

Word "Al.Biteekh" Research Review in the Light of
Hadith and Medicalپروفیسر ڈاکٹر سید ازکیا ہاشمیⁱ ڈاکٹر محمد انیس خانⁱⁱ**Abstract**

Watermelon (*Citrullus lanatus*), the scrambling and trailing vine is the member of Cucurbitaceae family. Its large edible, sweet, juicy, fleshy fruit is usually deep red to pink, with many black seeds botanically called a "pepo". Its encrustation is quite hard and from the inner side its colour is avadavat, and that part is too much confection. More than 90% of its part consists of water due to which it has been considered as one of the most important sources of water. According to Historians, this fruit belonged to South Africa. It contains vital chemical compounds, as each juicy bite has significant levels of vitamins A, B6 and C, lots of lycopene, antioxidants and amino acids.

The life of Prophet Muhammad (PBUH) is full of countless examples that show his status as a role model for each individual of the motherland. Beliefs, affairs or whatever they may be, it touches every aspect of life. Information about many fruit and there usage for medical or other purposes is also a subject of Sunnah.

The Holy Prophet "A mercy for mankind" used many fruits and "Biteekh" is also one of them. This word is used in Arabic for watermelon, and the Holly Prophet usually eat "Biteekh" with Date. But there is some confusion in this regard whether the word Al.Biteekh mean watermelon or Melon? The word "Al.Biteekh" is used in Hadith but different "Muhaddis" explain it in different ways. The question is in which source of nutrition we can calculate it? And what are the advantages of this food? Due to various usage in traditional medical field and source of remedy from the start, now a days it's substantiality is much higher than past. In this research paper we have provided a brief summary about the word "Al.Biteekh" from different point of view to solve this issue.

Key Words: Al.Biteekh, Hadith, Medical, Usage and its advantages.

i چیرمین، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈریبلجیس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

ii اسسٹنٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈریبلجیس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

لفظ "بطیخ" کی لغوی تحقیق

لغوی طور پر لفظ "بطیخ" کئی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ عربی لغت "بیان اللسان" کے مطابق لفظ "بطیخ" (مفرد بطیخة) کی لغوی معانی کدو، ککڑی یا خربوزہ وغیرہ بیان کیا گیا ہے¹ جب کہ عربی ڈکشنری "المختار الصحاح" میں یہ لفظ (البطیخ، باء مکسورہ) "تربوز، ہندوانہ" کے معانی میں استعمال ہوا ہے²۔ اسی طرح لغت "روضہ التعابیر" میں تربوز کے لیے لفظ "البطیخ" جب کہ خربوزہ کے لیے لفظ "شمام" استعمال کیا گیا ہے³۔ جب کہ "القاموس لغت العربی" کے مطابق بھی یہ لفظ تربوز کے معانی میں استعمال کیا گیا ہے⁴۔ دوسری طرف "اہم الحوارات والعبارات فی اللغة العربیة" اس لفظ میں ایک اور اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے جس کے مطابق لفظ "بطیخ اصفر" گرامر اور "بطیخ احمر" تربوز کے معانی میں استعمال ہوا ہے اور لفظ "شمام" خربوزہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے⁵۔

جدید عربی لغت میں کچھ نئے الفاظ کے استعمال کی وجہ سے آج کل تربوز کے لیے ایک نیا لفظ "حب حب" بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن لغات کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ لفظ "حب" کے کچھ اور معانی بھی ہو سکتے ہیں، مثال کے طور پر مشہور عربی لغت القاموس الوحید میں یہ لفظ "دانہ یا بیج" کے معانی میں استعمال ہوا ہے جس کی جمع "حبوب" بتایا گیا ہے جب کہ اس کے ساتھ غلے یا نانج کے معانی میں بھی اس کا استعمال کیا گیا ہے⁶۔ اسی طرح "عربی لغات الحدیث" میں بھی لفظ "حب" دانہ کے معانی میں استعمال ہوا ہے⁷۔

لفظ "بطیخ" کا اصطلاحی معنی

لفظ "بطیخ" کی لغوی معانی جاننے کے بعد اگر اصطلاحی معانی کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ اس لفظ سے مراد تربوز اور خربوز دونوں لیا جاسکتا ہے لیکن اگر لفظ "بطیخ" کے ساتھ لفظ "احمر" کا استعمال کیا جائے تو اس سے مراد تربوز لیا جائے گا جب کہ لفظ "اصفر" کے جمع کرنے سے یہ لفظ خربوزہ کے لیے استعمال کیا جائے گا اور ان دونوں کی پیدا کرنے کی جگہ کو "المبطیخة" کہا جاتا ہے⁸۔

دوسری طرف لفظ "بطیخ" کو اصطلاحی طور پر تربوز جو کہ ککڑی (الیقتین) کی شکل کا ہوتا ہے سے مراد لیا گیا ہے جب کہ اس کا رنگ سبز یا نارنجی بتایا گیا ہے⁹۔ اسی طرح عربی لغت "لسان العرب" میں لفظ "البطیخ" سے تربوز مراد لیا گیا ہے جب کہ اس کی تشبیہ کدو کے ساتھ کی گئی ہے¹⁰۔ جب کہ عربی ڈکشنری "المعجم الوسیط" میں بھی اس لفظ

سے تربوز مراد لیا گیا ہے اور اس کی شکل گول یا مستطیل بتائی گئی ہے¹¹۔ دوسری طرف لفظ "حَب" جسے آج کل کئی عرب ممالک میں تربوز کے معانی میں استعمال کیا جاتا ہے اصطلاحی طور پر اس سے مراد دانہ لیا جاتا ہے جیسا کہ "فینبتون کما تنبت الحبة حمیل السبیل" یعنی پھر وہ لوگ اس طرح اگیں گے جیسے ترکاری یا پھول کا بیج ندی کے کوڑے کرکٹ میں اگتا ہے¹²۔ لہذا اصطلاحی طور پر لفظ "حَب" اگر بکسرہ حا استعمال کیا جائے تو اس سے مراد ترکاری یا بیج لیا جاتا ہے اور اگر "حا کے فتح کے ساتھ" استعمال کیا جائے تو اس سے مراد گیہوں یا جو کا دانہ اور جو اس کے مانند ہو، لیا جائے گا¹³۔

الغرض درجہ بالا لغات کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "البطیخ" تربوز کے معانی میں استعمال ہوتا ہے البتہ لفظ "احمر یا اصفر" کا اضافہ دیکھنے میں ملتا ہے۔

احادیث میں "بطیخ" کا ذکر

احادیث مبارکہ میں پھلوں کے استعمال اور اس سے روایتی علاج معالجے کے بارے میں کافی تفصیل سے ذکر ملتا ہے ان پھلوں میں ایک پھل تربوز بھی شمار کیا جاتا ہے۔ مختلف احادیث میں پھلوں کو یکجا کرنے اور استعمال میں لانے کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ طب زمانہ قدیم سے معروف ہے۔ سنن ابی داؤد میں تربوز کے حوالے سے ایک حدیث کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ بِالرُّطَبِ فَيَشْوُلُ نَخْبِرُ حَزَّ هَذَا بِبَزْدٍ هَذَا وَبَزْدٌ هَذَا هَذَا بِحَزٍّ هَذَا"¹⁴،

"ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ تربوز اور تازہ کھجور ملا کر کھایا کرتے تھے اور فرماتے " ہم اس

کھجور کی گرمی کا اس تربوز کی ٹھنڈک سے اور اس کی ٹھنڈک کا اس کی گرمی سے توڑ کرتے ہیں۔"

ٹھنڈک اور گرمی سے مراد وہ ٹھنڈک اور گرمی نہیں جو تھرمامیٹر سے ناپی جاسکتی ہے بلکہ ان اشیاء کے استعمال سے انسان کو جسم میں جو کیفیت محسوس ہوتی ہے اس کو ٹھنڈک یا گرمی سے تشبیہ دے کر اس کے اظہار کرنے کا طریقہ زمانہ قدیم سے رائج ہے۔ یہی ذکر جامع ترمذی میں بھی آیا ہوا ہے جس کی عبارت کچھ یوں ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ بِالرُّطَبِ"¹⁵

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ تازہ کھجور کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔"

تربوز کا کھجور کے ساتھ استعمال کرنے کا ذکر شامل ترمذی میں بھی بیان کیا گیا ہے جس میں باقاعدہ تربوز کے لئے لفظ ”البطیخ“ استعمال کیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ حضور ﷺ تازہ کھجور کے ساتھ تربوز کا استعمال کیا کرتے تھے¹⁶۔ دوسری

طرف تربوز کے ساتھ بھی کھجور استعمال کرنے کی روایات ملتی ہے جو حضرت انسؓ سے روایت ہے:

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَجْمَعُ بَيْنَ الْجُرْزِي وَالرُّطَبِ"¹⁷

"حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کھجور اور تربوزہ ایک ساتھ استعمال کیا کرتے تھے۔"

دوسری طرف بخاری شریف میں کھجور کے ساتھ ککڑی کھانے کی روایت بھی ملتی ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْعِنَاءِ"¹⁸

"عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجور ککڑی کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے۔"

"فردوس الأخبار" میں مصنف حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کی ایک حدیث کو روایت کرتے ہیں کہ "البطیخ طعام و شراب و ریحان"¹⁹ مطلب تربوز کھانے، پانی اور خوشبو، تینوں صفات کا رکھنے والا پھل ہے۔ لہذا یہاں بھی لفظ "البطیخ" کو تربوز کے معانی میں استعمال کیا گیا ہے۔ بعض کتابوں میں البطیخ کے بارے میں ایک حدیث ان الفاظ میں بھی ملتا ہے جس میں تربوز کی خصوصیات کا ذکر ملتا ہے کہ "فی البطیخ عشر خصال۔۔" لیکن اس کے بارے میں البانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے²⁰۔

یہی بات "الدولابی" اپنی کتاب "الکئی" میں فرماتے ہیں کہ تربوز کے بارے میں یہ حدیث غیر محفوظ

ہے²¹۔ دوسری طرف ابن عساکرؒ اپنی کتاب "تاریخ دمشق" میں ایک حدیث کچھ ان الفاظ میں روایت کرتے ہیں:

"البطیخ قبل الطعام يغسل۔۔۔"

"یعنی کھانے سے پہلے تربوز کھانے سے پیٹ دھل کر صاف ہو جاتا ہے اور یہ بیماریوں کو نکال دیتا ہے۔"

ابن عساکرؒ اس حدیث کو یقینی قرار نہیں دیتے ہیں²²۔ امام السخاویؒ اپنی کتاب "المقاصد الحسنة" میں مختلف مفسرین کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ابو عمرو والنو قانی، ابوالقاسم التیمی وغیرہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف کے زمرے میں شمار ہوتی ہے²³۔

شراحین حدیث کی آراء

مختلف محدثین نے لفظ "بطیخ" کا مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان ماہرین میں سے ایک ابن تیمیہؒ بھی

ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ تربوز کے بارے میں بہت سے احادیث وارد ہوئی ہیں لیکن ایک حدیث کے علاوہ باقی سب احادیث

صحیح نہیں ہیں²⁴۔ وہ مزید فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سبز تر بوڑ یعنی الاخضر ہے²⁵۔

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

" حدیث میں کھجور اور تر بوڑ کے کھانے کا جو ذکر آیا ہے اصل میں اس سے مراد سبز تر بوڑ نہیں بلکہ خر بوڑ ہے جسے الشمام کہا جاتا ہے²⁶۔"

جب کہ دوسری طرف صحیح بخاری میں یہ روایت ملتی ہے کہ حضور ﷺ نے کھجور کے ساتھ ککڑی کا استعمال کیا ہوا ہے²⁷۔ جب کہ الامام السنن رحمہ اللہ سنن ابن ماجہ کے شرح میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد سبز تر بوڑ ہے جو ٹھنڈا ہوتا ہے²⁸۔ لہذا زیادہ تر محدثین کی رائے کے مطابق اس سے مراد سبز تر بوڑ (ہندوانہ) لیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری طرف امام طیبی فرماتے ہیں کہ حدیث میں لفظ "بطیخ" سے مراد شاید کچا تر بوڑ ہو کیونکہ کھجور جس میں مٹھاس پایا جاتا ہے اس کے ساتھ استعمال کرنے کا اصل مقصد تر بوڑ میں مٹھاس پیدا کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام طیبی نے بطیخ کو خر بوڑ سے پر محمول کیا ہے²⁹۔ ملا علی القاریؒ کی رائے کے مطابق اس سے مراد تر بوڑ ہے اور حدیث میں بطیخ سے یہی مراد ہے کیونکہ بطیخ ٹھنڈا مرطوب ہے اور اس میں مٹھاس بھی ہوتی ہے³⁰۔

لفظ "البطیخ" کو انگریزی میں Watermelon، جب کہ اردو میں تر بوڑ، پشتو میں ہندوانہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کا سائنٹفک نام Citrullus Lanatus ہے اور اس کا تعلق Cucurbitaceous خاندان سے بتایا جاتا ہے۔ ماہرین نباتات کے مطابق اس خاندان میں تر بوڑ، خر بوڑ، ککڑی، کدو وغیرہ جیسے پھلوں اور سبزیوں کو شمار کیا جاسکتا ہے۔ "بطیخ" کا شمار موسم گرما کے مشہور پھلوں میں ہوتا ہے۔ یہ پھل مختلف وٹامنز جیسے سی، اے اور دوسرے معدن پر مشتمل ہے جو موسم گرما میں جسم کی درجہ حرارت کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ خر بوڑ اور خصوصاً تر بوڑ جسم کو ٹھنڈک فراہم کرنے کی وجہ سے نظام انہضام اور پیشاب سے ملحقہ مسائل میں کارآمد ثابت پایا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ مختلف احادیث میں تر بوڑ کے استعمال کا ذکر ملتا ہے۔ ماہرین طب تر بوڑ کے کئی فوائد بیان کرتے ہیں لیکن زیادہ تر اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ اس کا استعمال صبح کے وقت ناشتے سے پہلے یا کھانے سے پہلے کافی سود مند ثابت ہو سکتا ہے۔

ماہرین آثار کے مطابق تر بوڑ کی ابتدائی کاشت کاری مصر سے شروع ہوئی تھی کیونکہ وہاں کی قدیم دیواروں پر آج بھی تر بوڑ کے پودے کے ایشکال نظر آتے ہیں۔ مصر کے لوگ اس پھل کے اتنے قدر دان تھے کہ بادشاہوں کے مقبروں پر اس کی کاشت کیا کرتے تھے کیونکہ یہ پھل پانی کی کمی کو پورا کرنے میں بڑا معاون ثابت ہوتا ہے۔ ماہرین کے مطابق تقریباً

دسویں صدی کے قریب چین میں اس کی کاشت شروع ہو گئی تھی۔ موجودہ دور میں پیداوار کے لحاظ سے روس میں اس کی پیداوار زیادہ لگائی جاتی ہے³¹۔ عام طور پر تربوز کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ جس میں سے ایک قسم گلابی دوسرا قسم سرسبز اور تیسرا قسم جس کا باہر کا حصہ نارنجی رنگ کا جب کہ اس کے بیج سفید قسم کے ہوتے ہیں³²۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

"هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ۔ يُنبِثُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالتَّجِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ" ³³

"وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت بھی شاداب ہوتے ہیں جن میں تم اپنے چار پاپوں کو چراتے ہو، اسی پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور (اور بے شمار درخت) اگاتا ہے اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے نور کرنے والوں کے لیے اس میں نشانیاں ہیں۔"

"بطیخ" کے طبی فوائد

ماہرین نباتات نے تربوز کے کئی فوائد بیان کئے ہیں لیکن سب سے بڑا فائدہ جس کا احادیث میں ذکر ہے وہ یہ ہے کہ اپنے اندر ٹھنڈک کی خاصیت رکھنے کی وجہ سے یہ انسانی جسم کے اندر کی درجہ حرارت کو برقرار رکھنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے³⁴۔ مرکز اطلاعات فلسطین کی جانب سے ایک رپورٹ میں تربوز کے فوائد پر ایک تحقیق کی گئی جس میں تربوز کی کئی فوائد بتائے گئے ہیں کہ تربوز صحت کے لیے توانائی کا بے بہا خزانہ ہے یہ جسم میں نمکیات کی کمی کو دور کرنے اور جسمانی درجہ حرارت کو معمول پر رکھنے میں کافی مددگار ثابت ہوتا ہے³⁵۔

ابن عساکر اپنی کتاب "تاریخ دمشق" میں ایک روایت بیان کرتے ہیں جس میں تربوز کے کئی فوائد بیان کیے گئے ہیں کہ تربوز کھانے سے پیٹ دھل کر صاف ہو جاتا ہے اور بیماریاں نکل جاتی ہیں³⁶۔ لہذا یہ بات عیاں ہے کہ تربوز معدے کی تیزابیت کو ختم کرنے، نظام انہضام کو درست رکھنے اور جسم میں پانی کی مقدار کو پورا کرنے میں کافی مددگار ثابت ہو سکتا ہے³⁷۔

ماہرین نباتات کی تحقیق ہر دور میں جاری رہی ہے اس سلسلے میں "تربوز" پر تحقیق نے آج کل کئی ایسے رازوں سے پردہ اٹھایا ہے، مثلاً ماہرین نباتات کے مطابق تربوز کئی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت فراہم کرتا ہے۔ اس میں موجود وٹامن سی کینسر جیسی مہلک بیماری کے خلاف قوت مدافعت فراہم کرتا ہے³⁸۔ دوسری طرف تربوز کا استعمال انسانی جسم میں خون کے بہاؤ کو درست رکھتا ہے جب کہ اس میں موجود دوسرے وٹامنز انسانی آنکھ کی نظر کی تیزی کے ساتھ ساتھ انسانی جسم میں پٹھوں کی کمزوری اور گردے کی پتھری کو ختم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے³⁹۔ اسی طرح ماہرین طب تربوز

کے دوسرے فوائد کے ساتھ ساتھ یہ فائدہ بھی بیان کرتے ہیں کہ دل کی بیماری میں مبتلا مریض کے لیے تربوز کا استعمال نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے⁴⁰۔

کھجور اور بطیح کی مجموعی خصوصیات

تمام مذاہب میں کسی نہ کسی پودے کو مقدس مانا جاتا ہے۔ دین اسلام میں بھی کچھ پھلوں کو یہی مقام دیا گیا ہے ان میں ایک پھل کھجور شمار ہوتا ہے۔ کھجور کے لیے عربی میں ”النخل“⁴¹ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ قرآن میں متعدد مقامات پر اس کا ذکر ملتا ہے۔ دوسری طرف احادیث مبارکہ میں مسلمان کی مثال کھجور کے پتوں سے دی گئی ہے کہ مسلمان کی ایمان کھجور کی پتوں کی طرح مستحکم ہوتا ہے کیونکہ کھجور کے پتے کبھی نہیں جھڑتے⁴²۔ ابتدا سے کھجور کھانے کا ایک بڑا ذریعہ رہا ہے اسلام کے ابتدائی دنوں میں غربت کی یہ حالت تھی کہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کے ایک وقت کا کھانا ضرور کھجور پر مشتمل ہوتا تھا⁴³۔ کھانے کے ساتھ ساتھ کھجور کے پتوں سے دوسرا کام بستر کا بھی لیا جاتا تھا⁴⁴۔ کھجور کے مختلف اوقات میں استعمال کے بارے میں ذکر ملتا ہے وہ سحری سب سے اچھی تصور کی گئی ہے جس میں سحری کھجور کے ساتھ کی جائے۔⁴⁵ اسی طرح افطار کے وقت بھی کھجور کے استعمال پر زور دیا گیا ہے⁴⁶۔ سنت رسول ﷺ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ کھجور کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ زہر کے خلاف ایک اہم مدافعت کرتا ہے⁴⁷۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس گھر میں کھجور موجود نہ ہو وہ بھوکے ہی رہیں گے⁴⁸۔ جب کہ دوسری طرف فرمایا گیا ہے کہ وہ گھر جس میں کھجور موجود نہ ہو اس کی مثال یہ بتائی گئی ہے کہ ”بَيْتٌ لَا يَمْرُ فِيهِ كَالْبَيْتِ لَا طَعَامَ فِيهِ“⁴⁹، یعنی اس گھر میں کوئی خوراک موجود نہیں۔ تندرستی کو مد نظر رکھتے ہوئے حضور ﷺ نے کچھ کھجور کو کھانے سے منع کیا ہوا ہے بلکہ اس کو استعمال میں لانے کے لیے ایک ترکیب بتائی گئی ہے کہ

”كُلُوا الْبَلَّحَ بِالتَّعْرِ كَلُوا الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ“⁵⁰

"کچی کھجور کے ساتھ کچی اور پرانے کھجوروں کے ساتھ نئی کھجور استعمال میں لائی جائیں۔"

دوسری طرف کھجور کو مکھن کے ساتھ بھی استعمال کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے⁵¹۔

دوسری طرف تربوز یا خر بوزہ کی کئی خصوصیات بیان کی گئی ہیں کیونکہ اس پھل میں پانی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے لہذا اپنے اندر ٹھنڈک کی خصوصیت رکھتا ہے۔ ماہرین کے مطابق اس پھل کو کئی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ خون کی روانی، جسم میں پانی کی مقدار کو برابر رکھنا یا ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط رکھنے میں اس پھل کا

استعمال معاون ثابت ہو سکتا ہے⁵²۔

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں:

"تربوز ککڑی وغیرہ سے زیادہ زود ہضم ہے اور یہ معدے کے لئے نہایت مفید ہے اگر کھانے والا گرم مزاج ہو تو یہ اس کے لئے بے حد مفید ہے اس کے ساتھ وہ فرماتے ہیں کہ تربوز کا استعمال ہمیشہ کھانا کھانے سے پہلے ہونا چاہئے ورنہ اکثر قے اور متلی کا اندیشہ ہوتا ہے⁵³۔"

ڈاکٹر خالد غزنوی اپنی کتاب "طب نبوی" میں تربوز کی خصوصیات کے بارے میں ایک روایت نقل کرتے ہیں:

"تربوز کھانا بھی ہے اور مشروب بھی ریحان کے ساتھ، یہ مٹانہ کو دھو کر صاف کرتا ہے، کمر سے پانی نکال دیتا ہے، باہ میں اضافہ کرتا ہے، چہرے کو نکھارتا ہے اور جسم کو ٹھنڈک فراہم کرتا ہے⁵⁴۔"

دوسری طرف کئی احادیث مبارکہ میں کھجور کے ساتھ ککڑی کا ذکر بھی آیا ہوا ہے۔ شارحین کے مطابق کھجور کے ساتھ ککڑی کے استعمال کرنے کی ایک اہم وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ ککڑی ٹھنڈی اور پھیکھی ہوتی ہے اور کھجور میٹھی اور گرم، لہذا اس کی وجہ سے جسم کے اندر اعتدال اور ککڑی میں مٹھاس آجاتی ہے⁵⁵۔

لہذا کھجور کا تربوز کے ساتھ استعمال کی ایک اہم وجہ شاید یہی ہو سکتی ہے کہ تربوز ٹھنڈا ہوتا ہے اور اس کی مصلحت دونوں کے مزاج میں اعتدال پیدا کرنا ہے جب کہ خربوزے کے ساتھ اس کے استعمال کرنے کی ایک وجہ شاید خربوزے کا پھیکا ہونا ہے کیونکہ ضروری نہیں کہ ایک ہی مصلحت سب جگہ پر جاری کی جائے ممکن ہے کہ کسی جگہ کوئی اور مصلحت مراد ہو⁵⁶۔

نتائج بحث

دین اسلام زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں مکمل رہنمائی عطا کرتا ہے چاہے وہ عقائد سے متعلق ہو یا معاملات سے متعلق، زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کے لیے حضور ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے چاہے وہ اٹھنا ہو یا بیٹھنا یا کھانا کھانے سے متعلق ہو، دین اسلام نے مکمل رہنمائی کا درس دیا ہے۔

ماہرین نباتات و طب کے نزدیک خربوزہ، ککڑی اور تربوزہ تقریباً ایک ہی نباتاتی نوع سے تعلق رکھتی ہیں اور اپنی تاثیر اور اثرات کے اعتبار سے بھی ان میں کوئی فرق نہیں۔ لہذا اس سے تربوزہ اور خربوزہ دونوں مراد لئے جاسکتے ہیں اور ککڑی بھی چونکہ اسی نوع سے تعلق رکھتا ہے اسی وجہ سے احادیث میں اس کے بھی کھجور کے ساتھ کھانے کا ذکر آیا ہے اور تینوں کے متعلق ماہرین طب کی یہ رائے ہے کہ یہ جسم کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں، تیزابیت کو ختم کرنے اور نظام انتظام کو

درست رکھنے اور جسم میں پانی کی کمی کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں، اور کھجور جو کہ گرم ہے اس کے ساتھ کھانے کے نتیجے میں اعتدال پیدا ہوتا ہے جو کہ بیماریوں کے علاج میں مفید ثابت ہوتا ہے کیونکہ ضروری نہیں کہ ایک ہی مصلحت سب جگہ پر جاری کی جائے ممکن ہے کہ کسی جگہ کوئی اور مصلحت مراد ہو۔ تاہم ماہرین طب کی آراء کی روشنی میں تب اس کی افادیت زیادہ موثر ہوتی ہے جب کھجور کو تربوز کے ساتھ ملا کر کھایا جائے۔

حواشی و حوالہ جات

- 1 زین العابدین قاضی، بیان اللسان: 20 دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، 2007ء
- 2 الرازی محمد بن ابی بکر بن عبدالقادر، المختار الصحاح ترجمہ اردو، پروفیسر عبدالرزاق: 87، دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ، کراچی، 2003ء
- 3 التونسی بدرالدین الکافی، التونسی عبدالوحد، روضہ التعابیر فی لغت العربیہ: 270، دارالکتب الدینیہ کراچی، 1432ھ
- 4 القاموس المرئی الصغیر: 41، دار احیاء اللغات العربیہ، کراچی (س۔ن)
- 5 التونسی عبدالوحد، جمع، ترتیب و ترجمہ، العمری خلیل الرحمن: 179، اہم الحواریات والعبارات فی اللغۃ العربیہ، لجنۃ الدفاع عن اللغۃ العربیہ (س۔ن)
- 6 مولانا وحید الزماں، القاموس الوحید: 120، ادارہ اسلامیات کراچی، لاہور، اشاعت اول، جون 2001ء
- 7 مولانا وحید الزماں، لغات الحدیث، باب الجامع البانی: 375، نعمانی کتب خانہ لاہور، طبع، 2005ء
- 8 القاموس الوحید: 170
- 9 الحسینی، محمد بن محمد بن عبدالرزاق ابو الفیض، تاج العروس، معنی بطخ، المؤلف دار الہدایہ، 2010ء
- 10 الافریقی، ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی، لسان العرب، معانی البطیخ، دار صادر بیروت، 1414ھ
- 11 ابراہیم مصطفیٰ / احمد الزیات / حامد عبدالقادر / محمد النجار، المعجم الوسیط، باب الباء، مجمع اللغۃ العربیہ بالقاہرہ، دار الدعوة، 2010ء
- 12 لغات الحدیث، باب الجامع: 375
- 13 نفس مصدر: 376
- 14 سنن ابی داؤد، باب فی جمع بین لونین فی الاکل (45) حدیث (3836)
- 15 جامع ترمذی، باب ماجاء فی اکل البطیخ بالرطب (36)، حدیث (1843)
- 16 شمائل ترمذی، باب حضور ﷺ کی سیرت کا بیان، حدیث (188)
- 17 شمائل محمدی، باب (30) حدیث (199)
- 18 بخاری، باب الرطب بالقتا، حدیث (5440)
- 19 مولف ناشائختہ، فردوس الأخبار بماثور الخطاب المخرج علی کتاب شہاب، ومعہ تسدید القوس، ومسند الفردوس، کتاب فی الخواص بعض الفواکہ والحضار: 121، دانشگاه علوم پزشکی ایران، 1387ھ

- 20 الألبانی محمد ناصر الدین بن الحاج نوح، سلسلہ الأحادیث الضعیفہ والموضوعہ وأثرها السیسی فی الأمہ 9: 16، مکتبہ المعارف، الرياض، 1412ھ
- 21 الرازی، أبو بشر محمد بن أحمد بن حماد بن سعید بن مسلم، الکافی والأسماء 1: 119-120، دار ابن حزم، بیروت، لبنان، 1421ھ
- 22 عساکر، أبو القاسم علی بن الحسن بن سید اللہ، تاریخ دمشق 2: 282، دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، 1415ھ / 1995ء
- 23 السجادی، شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن، المقاصد الحسنیة فی بیان کثیر من الأحادیث المشتهرة علی الألسنة: 238، دار الکتب العربیة بیروت، 1405ھ / 1985ء
- 24 سنن ابی داود، باب فی جمع بین لو نین فی الاکل (45) حدیث (3836)
- 25 ابن قیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد 4: 263، مؤسسة الرسالہ، بیروت، مکتبہ المنار الاسلامیہ، الكويت، 1415ھ
- 26 العسقلانی، أحمد بن علی بن حجر، فتح الباری شرح صحیح البخاری 9: 573، دار المعرفہ - بیروت، 1379ھ
- 27 صحیح بخاری، کتاب الاطعمہ، باب الرطب بالقتا (39) حدیث (5440)
- 28 عبد الہادی، أبو الحسن، السندی نور الدین، حاشیہ السندی علی سنن ابن ماجہ، کفایہ الحاجہ فی شرح سنن ابن ماجہ، دار الجلیل، بیروت، صفحات دار الفکر، 2010ء
- 29 القاری علی بن سلطان محمد، ترجمہ، راو محمد ندیم، مرقاۃ المفاتیح، شرح اردو مشکوٰۃ المصابیح 8: 212، مکتبہ رحمانیہ، لٹل سٹار پرنٹرز لاہور (س-ن)
- 30 مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ 7-8: 172، مکتبہ امدادیہ، ملتان (س-ن)
- 31 AL-ISLAAH PUBLICATIONS, P.O. Box 1106 Kroonstad, South Africa, 9500.
- 32 Jamiatul Ulama, Kwazulu Natal South Africa, Council of Muslim Theologians, Established, 1955/1374 AH.
- 33 سورہ النحل 16: 10-11
- 34 سنن ابی داود، باب فی جمع بین لو نین فی الاکل (45) حدیث (3836)
- 35 مرکز اطلاعات فلسطین، جمعرات 28 اپریل 2016ء
- 36 تاریخ دمشق 2: 282
- 37 اس حوالے سے حال ہی میں ایک آرٹیکل روزنامہ پاکستان میں چھپ چکا ہے، چیف ایڈیٹر مجیب الرحمن شامی، 9 مئی 2015ء
- 38 Van Breemen RB, Pajkovic N. Multi targeted therapy of cancer by lycopene. Cancer Letters. 2008; 269(2):339-351.
- 39 Ehrlich SD. Beta-carotene. June 21, 2013. University of Maryland Medical Center Sefcik, L. Why is Potassium Important in the Diet? February 18, 2015
- 40 American Botanical Council, Herbal E Gram, Volume 12, Issue 7, July 2015.
- 41 سورہ الانعام 6: 99
- 42 صحیح بخاری، کتاب العلم، باب الحیاتی العلم، حدیث (131)

- 43 صحیح بخاری، کتاب کیف کان عیش نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ، حدیث (6454، 6458)
- 44 صحیح بخاری، کتاب کیف کان عیش نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہ حدیث (6456)
- 45 سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، من سعی السحور غذا، حدیث (2345)
- 46 سنن ابی داؤد، باب ما یفطر علیہ، حدیث (2355)
- 47 الترمذی، کتاب الطب، ما جانی الکماة والحجوة، حدیث (2068)
- 48 سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، حدیث (3452)
- 49 سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، حدیث (3453)
- 50 سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، حدیث (3455)
- 51 سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ، حدیث (3459)
- 52 حکیم راحت نسیم، طبی مشورے: 45، نشریات اردو بازار لاہور، طبع اشاعت، 2008ء
- 53 ابن القیم الجوزیہ، امام شمس الدین محمد بن ابی بکر ترجمہ، عزیز الرحمن، طب نبوی: 351، مکتبہ محمدیہ، دارالکتب السلفیہ شیش محل روڈ لاہور، 2001ء
- 54 ڈاکٹر خالد غزنوی، طب نبوی اور جدید سائنس: 52، الفیصل ناشران داتا جران کتب، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور، 1989ء
- 55 شمائل ترمذی، امام حافظ محمد بن عیسیٰ، اردو شرح محمد زکریا مولانا: 175، مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور، 2000ء
- 56 نفس مصدر: 176